

کلمۃ الحرمین

کیا قیامت کا دن کوئی اور ہوگا؟

دہشت گرد خارجی حوثیوں کا
مکہ مکرمہ پر حملہ

حوثی خوارج نے مکہ مکرمہ پر میزائل داغ دیا، جسے اللہ تعالیٰ نے ہدف سے صرف 66 کلومیٹر دور فضا میں تباہ کر دیا مگر یہاں کسی کے کان پر جوں نہ رہی۔ اگر خدا خواستہ حوثیوں کا ”کید“ رب کعبہ ”فی تصلیل“ نہ کرتا تو کیا ہوتا؟ ہمارے خیال میں جو ہوتا، اس کی شدت کا اندازہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ ہم اتنا ہی جانتے ہیں کہ مسلمان حکومتوں کا تو ہمیں علم نہیں مگر پورے کرۂ ارض کے مسلمان حوثیوں پر ٹوٹ پڑتے اور اب تک ان کا تکہ بوٹی کر چکے ہوتے۔

شام ارض ابدال ہے۔ یوں اس کا شمار شعائر اسلام میں ہوتا ہے۔ حدیث شام اس پر گواہ ہے۔ شام میں ہی کفر و اسلام کا آخری معرکہ لڑا جائے گا جس میں اسلام فاتح ہوگا مگر یہ قرب قیامت کی نشانی ہوگا۔ قیامت کبریٰ کے وقت قیام کا علم تو صرف عند اللہ ہے مگر اس جسارت سے قیامت صغریٰ تو ضرور وقوع پذیر ہوگئی۔ ہمارے اسکرپسن جو بات بات پر ٹاک شوز سجاتے ہیں اس حادثہ پر خاموش رہے۔ قبلہ اول ہم سے چھن گیا۔ عراق مٹ گیا۔ صدام مصلوب ہوا۔ لیبیا جل گیا۔ قذافی ذلت کی موت مارا گیا۔ عراق نے کویت پر قبضہ کر لیا۔ عراق اور ایران نو سال لڑتے رہے مگر ہماری او۔ آئی۔ سی شط العرب کا قضیہ ختم نہ کرا سکی۔ کویت پر سے عراق کا قبضہ امریکہ نے چھڑایا۔ ہماری اخوت اسلامی کہاں سو گئی ہے؟

ہمیں شام سے حدیث شام کے حوالے سے عقیدت ہے۔ ہمیں بجا طور پر یہ خوش فہمی تھی کہ ایران یہاں مسلمان پڑوسی کا کردار ادا کرے گا اور امریکی سازش کو سمجھے گا مگر اس کی موجودگی اور روس کی معیت میں شام خاک و خون میں لوٹ گیا۔ قدیم و جدید تہذیب کا یہ مرکز بلے کا ڈھیر بن گیا۔ آئینہ حلب کی کرچیاں فضائے بسیط میں منتشر ہو گئیں۔ شامی آرمی ہی اب باقی رہ گئی تھی جو اسرائیل کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ دشمنوں نے اس کی حربی صلاحیت مٹا کر رکھ دی۔ ایران تجاہل عارفانہ کر رہا ہے یا امہ کے درد سے واقعی نا آشنا ہے۔ حسن نصر اللہ کی فرقہ پرستی سے لبنان کے 55 فیصد مسلمان، سنی اور شیعہ کے خانوں میں تقسیم ہو کر 45 فیصد

عیسائیوں کے مقابلے میں بے اثر اقلیت میں بدل چکے ہیں۔ اب روس اور ایران جو ہم وہاں برسا رہے ہیں ان میں کوئی ایسا آلہ نہیں لگا ہوا جو سنی شیعہ مقتولین میں امتیاز کر سکتا ہو مگر بد قسمتی سے روس اور ایران سنی علاقوں، بستیوں اور آبادیوں کو ہی نشانہ بنا رہے ہیں۔ شامی مہاجرین در بدر اور کیمپوں میں پڑے ہیں۔ ایران اسلامی جمہوریہ اور اسلامی انقلاب کا دعویدار ہے تو آگے بڑھے، اپنا کردار ادا کرے۔ یمن میں باغی حوثیوں کی سرکوبی کرے۔ داعش کیا ہے، یہ داعش کو خود بھی معلوم نہیں۔ ایک سرخ آندھی ہے جو مطلع شام پر چڑھ آئی ہے۔ ہر سو موت رقص کر رہی ہے۔ ہسپتال تباہ ہو گئے۔ تعلیمی ادارے پیوند زمین ہو گئے۔ پڑھنے اور پڑھانے والے سب جل مرے۔ بھاگ گئے یا یورپی اقوام کی سرحدوں پر پناہ کی طلب میں سرگرداں ہیں۔

داعش کے اپنے کوئی مقاصد نہیں ہیں۔ جس طرح یہاں طالبان گزشتہ بیس سال سے بے مقصد جنگ لڑ رہے ہیں۔ امریکہ کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے جبکہ پاکستان کی معیشت، معاشرت، تجارت کو برباد کر کے رکھ دیا۔ بلاتمیز، پولیس، فوج، شیعہ، بریلوی، دیوبندی الغرض جو ملاؤ سے مار ڈالا اور خود بھی مرتے گئے۔ اسی طرح داعش کا منشور عراق اور لیبیا کی تباہی کا رد عمل ہے۔ مگر رنگ فرقہ واریت کا چڑھالیا، لبادہ جہاد کا اوڑھ لیا اور ہدف شام کو بنا لیا۔ ایران، شام میں دور حاضر کے ہلاک و بشار کی حکومت کو بچانے میں کہاں تک کامیاب ہوگا، اس کا فیصلہ تو وقت ہی کرے گا لیکن شام کی تباہی میں بڑا حصہ دار بن گیا۔ یمن میں حوثیوں کا فتنہ مٹانے کی جگہ سعودی عرب کی دشمنی پر اتر آیا اور آج یہ وقت آن پڑا ہے کہ ”حرین شریفین“ مکہ و مدینہ خود اہل قبلہ کے ہاتھوں خطرے میں ہیں۔

ہمارے ہاں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلکی بنیادوں پر آل سعود کی حکومت سے نفرت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ امریکہ آل سعود کی حکومت مٹا کر، انہیں وہاں قابض کر دے گا یہ خام خیالی ہے۔ اگر خدا نخواستہ امریکہ نے ایسا کر ہی دیا تو پھر وہاں اسرائیل کا قبضہ کرائے گا۔ نادان مسلمانوں نے اپنی بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتیں اسی قسم کی ادنیٰ فکر کے تحت گنوائی ہیں۔ ایران، شام کو بچائے ورنہ بشار حکومت بھی جائے گی اور شام بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

کوئی مسلمان مفکر یہ نہیں سوچتا کہ دنیا کے مہاجر کیمپوں میں کوئی عیسائی، کوئی یہودی، کوئی پارسی، کوئی ہندو اور کوئی سکھ کیوں پناہ گزین نہیں ہے۔ ان کیمپوں میں افغانی، شامی، بہاری، روہنگیا اور کشمیری مسلمان ہی کیوں قیام پذیر ہیں؟